صحابہ کرام صرف اور صرف آخرت کا اجر چاہتے تھے

لشکرِ ایران کے مجاہدین میں ایک بھی طالب دنیا نہ تھا

وہ اعمال جن سے امت کے سارے کام ٹھیک رہتے ہیں

حضرت ابن ابی مریمؒ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطابؓ حضرت معاذ بن جبلؓ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا وہ اعمال کون سے ہیں جن سے اس امت کے سارے کام ٹھیک رہتے ہیں؟ حضرت معاذؓ نے کہا تین اعمال ہیں اور تینوں نجات دلانے والے ہیں۔ ایک اخلاص ہے اور اخلاص وہ عمل فطرت ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور دوسرا عمل نماز ہے اور وہ مذہب کا اہم شعبہ ہے اور تیسرا عمل (امیر کی) اطاعت ہے اور اطاعت ہی بچاؤ کا سامان ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ نے ٹھیک کہا۔ جب حضرت عمرؓ وہاں سے آگے چلے گئے تو حضرت معاذؓ نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے فرمایا غور سے سنو! (اے عمرؓ!) آپ کا زمانہ بعد والوں کے زمانے سے بہتر ہے کیوں کہ آپ کے بعد امت میں اختلاف ہوجائے گا (اور سنو) اب یہ حضرت عمرؓ بھی دنیا میں تھوڑا عرصہ ہی رہیں گے۔

حضرت ابوعبدہ العنبریؒ کہتے ہیں جب مسلمان مدائن فتح کر کے اس میں داخل ہوئے اور مالِ غنیمت جمع کرنے لگے تو ایک آدمی اپنے ساتھ ایک ڈبہ لایا اور لاکر مال غنیمت جمع کرنے والے ذمہ دار کو دے دیا۔ اس ذمہ دار کے ساتھیوں نے کہا اس ڈبہ جیسا قیمتی سامان تو ہم نے کبھی دیکھا نہیں [کیوں کہ اس میں بادشاہ نے سب سے زیادہ قیمتی ہیرے جواہرات رکھے ہوئے تھے] اور ہمارے پاس جتنا مالِ غنیمت آچکا ہے اس سب کی قیمت اس کے برابر تو کیا اس کے قریب بھی نہیں ہوسکتی۔ پھر ان لوگوں نے لانے والے سے پوچھا کیا آپ نے اس میں سے کچھ لیا ہے؟ اس نے کہا غور سے سنو اللہ کی قسم! اگر اللہ کا ڈر نہ ہوتا تو میں اسے آپ لوگوں کے پاس کبھی نہ لاتا۔ اس جواب سے وہ لوگ سمجھ گئے کہ یہ آدمی بڑی شان والا ہے۔ انھوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا نہیں

اللہ کی قسم! نہیں۔ اپنے بارے میں میں نہ تو آپ لوگوں کو بتاؤں گا کیوں کہ آپ لوگ میری تعریف کرنے لگ جائیں گے اور نہ کسی اور کو بتاؤں گا کیوں کہ پھر لوگ میری سچی جھوٹی تعریف کرنے لگ جائیں گے بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہوں اور اس کے ثواب پر راضی ہوں [پھر وہ آدمی چلا گیا] تو ان لوگوں نے ایک آدمی اس کے پیچھے بھیجا۔ وہ آدمی [اس کے پیچھے چلتے چلتے] اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا پھر اس نے اس کے ساتھیوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو وہ حضرت عامر بن عبد قیسؒ نکلے۔

حضرت محمد، حضرت طلحہ اور حضرت مہلب وغیرہ حضرات کہتے ہیں [قادسیہ کی جنگ کے موقع پر] حضرت سعدؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! یہ لشکر بڑا امانت دار ہے۔ اگر بدر والوں کو پہلے فضیلت نہ ملی ہوتی تو اللہ کی قسم! میں کہتا اس لشکر کی بھی بدر والوں جیسی فضیلت ہے۔ بہت سی قوموں کو میں نے غور سے دیکھا، ان میں مالِ غنیمت جمع کرنے کے بارے میں بہت سی کمزوریاں نظر آئیں لیکن میرے خیال میں اس لشکر والوں میں بہت سی کمزوریاں نظر آئیں لیکن میرے خیال میں اس لشکر والوں میں مال جمع کرنے کی کوئی کمزوری نہیں اور نہ میں نے ان کی کسی کمزوری کے بارے میں کسی سے کچھ سنا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! قادسیہ والوں میں سے کسی کے بارے میں ہمیں یہ اطلاع نہیں ملی کہ وہ آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا بھی چاہتا ہو، البتہ ہمیں (ہزاروں کے لشکر میں سے) صرف تین آدمیوں کے بارے میں شبہ ہوا (کہ شاید یہ دنیا بھی چاہتے ہوں) لیکن تحقیق کرنے پر وہ بھی امانتدار اور بڑے زاہد نکلے۔ وہ تین حضرات یہ ہیں حضرت طلیحہ بن خویلد، حضرت عمرو بن معدیکرب اور حضرت قیس بن مکشوحؓ۔

حضرت قیس عجلیؒ کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ کے پاس کسریٰ کی تلوار، کمر کی پیٹی اور زیب و زینت کا سامان لایا گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ سارا کا سارا مالِ غنیمت یہاں پہنچا دیا ہے وہ واقعی بڑا امانتدار ہیں۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا چوں کہ آپ خود پاک دامن ہیں، اس لیے رعایا بھی پاک دامن ہوگئی۔

[کتاب الرقاق سے زہد کی اہمیت، ضرورت اور اسلامی معاشرے میں زہاد کے مقام سے مسلمانوں کے زوال کی وجوہات کا خود بہ خود تعین ہو جاتا ہے۔ غلبہ و عزت کا ذریعہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ صحابہ کرام صرف اور صرف آخرت کے طلب گار تھے۔ ان کی نظر میں دنیا ذلیل ترین شے سے بھی حقیر تھی۔ عہد حاضر کی اسلامی تحریکوں اور دینی جماعتوں کا مسئلہ شان و شوکت کا حصول ہے۔ تمام جدوجہد اسباب کی فراہمی پر ہے۔ مسبب الاسباب پر یقین کم ہو گیا ہے یہی ہمارے زوال کا اصل سبب ہے۔ ہمیں عروج سائنس و ٹیکنالوجی سے نہیں زہد کی زندگی سے ملے گا یہی پیغمبروں کی تعلیم ہے۔]

Sahaba Karam